اِحترام

کالی داس گپتا رضاؔ

اِحترام

کالی داس گپتا رضاؔ

رباعیات

افکار و خیالات کی کثرت دینا
بے لاگ کہوں بات وہ طاقت دینا
اک غیر کے تفویض ہے نعتِ احمدؐ
یارب اُسے توفیق و فضیلت دینا

ہر طور سے اس راز کو کھولا ہم نے
سو پلڑوں میں اک بات کو تولا ہم نے
تحریر وہیں پائیں محمدؐ کی صفات
جس گوشۂ دل کو بھی ٹٹولا ہم نے

قطعات

شعر کہتا ہے وہ شہرت کا طلبگار نہیں
دِرم و دام کا، دولت کا طلبگار نہیں
اے نبیؐ! آپ کے اکرام و شفاعت کے سوا
یہ سخنور کسی نعمت کا طلبگار نہیں

وہ سُنا نغمہ کہ مطرب بھی ثنا خواں ہو جائے
شانِ دربارِ رسولؐ اور نمایاں ہو جائے
اے رضاؔ ذکرِ نبیؐ میں وہ حقیقت بھر دے
بزم کی بزم تری نعت پہ رقصاں ہو جائے

جو ہے اللہ کا بندہ وہ سب کا ہے ہمارا ہے

خدا کا جو نہیں ہوتا، ہمارا ہو نہیں سکتا

خدا کی بارگہ میں بے پیمبرؐ کب رسائی ہے

محمدؐ سے بڑا کوئی سہارا ہو نہیں سکتا

اپنی قسمت سے شب و روز تمنّا ہے مجھے

راہِ تاریک میں کوئی مرا رہبر ہو جائے

اور ہے خالقِ اکبر سے دُعا شام و سحر

کہ ذہن قابلِ توصیفِ پیمبرؐ ہو جائے

کس کس کو گناؤں میں برکات محمدؐ کی

دن ہی کی سی روشن ہے ہر رات محمدؐ کی

بڑھ کر ہے فضیلت میں بہتر ہے فضیلت میں

ہر کام محمدؐ کا ہر بات محمدؐ کی

دم بھرتے ہیں احمدؐ کا زردار بھی مسکین بھی

کنجشکِ گزیدہ بھی شہباز بھی شاہیں بھی!

جس طور سے بھی دیکھا احمدؐ ہی کو سب پایا

انسان بھی ہادی بھی سرکار بھی آئیں بھی

تھی یہی شانِ محمدؐ کہ رسالت پا کر

ساری مخلوق کو قرآں کے جھلائے جھولے

مگر اُس شخص کو کیا کہیے جو اسجدُوں میں

یادِ احمدؐ تو کرے اور خُدا کو بھُولے

پاک دامانیٔ محبوبؐ پہ کچھ حرف نہ آئے

حدِّ عاشق بھی یہی، عشق کی سرحد بھی یہی

یادِ مولا کرو تم حاملِ قرآں ہو کر

یادِ احمدؐ بھی یہی، شانِ محمدؐ بھی یہی

یوں گلے ملنے کے اعلان سے کیا ہوتا ہے
دیکھنا یہ ہے کہ باطن میں کہیں کد تو نہیں
نعت کہنا ہو تو یہ سوچتا ہوں مَیں پہلے
دل و جاں میں کہیں انکارِ محمدؐ تو نہیں

قافلے بھر کے پیاموں کے مَیں لے آؤں تو کیا
سُنیے! کیا کہتے ہوئے بانگِ درا آتی ہے
یہ بڑا دھن نہیں، ٹھوکر لگے، ہاتھ آجائے
یہ رسالتؐ ہے، یہ باحکمِ خدا آتی ہے

قطعات

(لغتیہ)

شاہِ دیںؐ بھی، فقیرِ یثربؐ بھی
صبر و اخلاق کے دھنی تھے آپؐ
ٹوٹے چھپّر کو بھی محل سمجھے
دولتِ فقر سے غنی تھے آپؐ

کون انجانا اور جانا کون
کون آباد، بے گھری ہے کیا
آپؐ ہی نے ہمیں بتایا ہے
موت کیا شے ہے، زندگی ہے کیا

گشت پر پہریدار، ڈاکو تھے
دہر کا رنگ اُڑا اُڑا سا تھا
آپؐ وارد ہوئے تو چونک اُٹھا
وہ زمانہ جو سویا سویا تھا

اہلِ دولت کو نام کیا دیجے
شادماں کہیے یا خفا کہیے!
آپؐ کا بس ہے ایک ہی فرماں
آدمیت سے دُور مت رہیے

پُرکشش بھی ہے اور حسیں بھی ہے
گوری رنگت، گلال کی لالی!
جاوداں ہے پر آپؐ کا کہنا
"بندگی ہی ہے دل کی ہریالی"

اے جہاں والو! کیسا ردّ و قبول
ہر نفس ایک دوسری دُنیا!
محسنِ کُلؐ پکارے "ہوش میں آؤ،
زیست کیا ہے؟ طلسمِ ہوش رُبا"

سہل مت جان دل کی منزل کو

ہفت دریا کو پار کرنا ہے

آپؐ سے سیکھ زندگی کا سفر

دمِ شمشیر سے گزرنا ہے!

ہم بہے جا رہے ہیں موج بموج

دیکھنے میں زمانہ ساغر ہے

وردِ آیاتِ پاک، کیا کہنا!

ناخدا کون اِن سے بڑھ کر ہے

تصنیف	کالی داس گپتا رضاؔ
پبلیشرز	ساکار پبلیشرز پرائیویٹ لمیٹیڈ جولی بھون ۱، ۱۰ نیومرین لائنز ممبئی ۴۰۰۲۰
پرنٹر	پنکج انٹرپرائزز۔ ممبئی
کتابت	محمد جمیل آرٹسٹ، پونہ
ہدیہ	پچاس ۵۰ روپے
تعداد	پانچ سو ۵۰۰

ضوئے ایماں کی روشنی ہے جب
پھر یہ شمعوں کی تھرتھراہٹ کیا
نورِ ایماں ہے اصل تابانی
زرد دولت کی جگمگاہٹ کیا

جانے کیوں بٹ گئے پُرانے لوگ
نئے دریا، نئے جزیروں میں
حرفِ قرآں ہے سچ۔ دھرا کیا ہے
نئے لفظوں، نئی لکیروں میں

عیدِ میلاد النبیؐ [1]

آج ہے یومِ ولادت اُس رسولِ پاکؐ کا
کیمیا جس نے بنایا ذرّہ ذرّہ خاک کا

دُھل گئے جس کی عنایت سے دلِ مُنکر کے داغ
محفلِ نیکی میں روشن ہو گئے گھی کے چراغ

جس کے پرتو سے چمک آئی ہے رُوئے ماہ میں
آہ کو اپنے کرم سے جس نے بدلا واہ میں

---

[1] یہ میری اوّلین نعتیہ نظم ہے۔ ۱۹۴۲ء میں کہی تھی۔

آج ہی پیدا ہوئے تھے بانیِ عدل وسخا

کیوں نہ پھر مل کر منائیں جلسہ ہم میلاد کا

آج وہ دن ہے کہ جس کی شان انوکھی شان ہے

جو سمجھ لے اس حقیقت کو وہی انسان ہے

آج ہی پیغمبرِ اسلام تحفہ لائے تھے!

مشعلِ توحید لے کر تیرگی میں آئے تھے

آج ہی اُس مردِ کامل کے قدومِ پاک سے

سینکڑوں انوار برسے فرش پر افلاک سے

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

آج کے دن آپؐ نے اے بانیِ صدق وصفا
اس سرائے دہر میں رکھی تھی وحدت کی بِنا

جب یہ دن دیتا ہے ہم کو درسِ صلح وآشتی
کیوں نہ پھر مل کر منائیں عیدِ میلادالنبیؐ!

نعت

شکریہ آپ نے محفل میں بلایا مجھ کو
دعوتی رقعے کے تمغے سے سجایا مجھ کو
قدردانوں میں ادیبوں میں بٹھایا مجھ کو
روز کے کام سے بیگانہ بنایا مجھ کو

بزمِ احمدؐ سے مَیں بیگانہ رہوں ناممکن
سب ہوں دیوانے مَیں فرزانہ رہوں ناممکن

سرِ بزم آج لگی دل کی بجھانا ہے مجھے
قصۂ جنگِ حق و کذب سنانا ہے مجھے
پردۂ عارضِ محبوب اُٹھانا ہے مجھے
جلوۂ عظمتِ توحید دکھانا ہے مجھے

اے خُدا جھولی مری نقدِ وفا سے بھر دے
منہ مرا قابلِ توصیفِ محمدؐ کر دے

چودہ سو سال ہوئے آج سحر کے ہنگام
جن دنوں صبحِ مقدّر تھی جہالت سے شام
وحدتِ ربِّ کرم ساز کا لے کر پیغام
سیّدِ خلقِ خدا، راہبرِ نیک انجام

بانئِ صدق و صفا شاہِ رُسلؐ آئے تھے
جن کی شوکت کیلئے دہر میں گُل آئے تھے

آپؐ کیا آئے زمانے کو تبسّم آیا!
نالہ جاتا رہا گلشن سے ترنّم آیا!
لبِ خاموش کو اندازِ تکلّم آیا
ظلم کافور ہوا دل میں ترحّم آیا

دشمن و دوست سب آپس میں گلے ملنے لگے!
ریت کے ٹیلوں پہ ہر رنگ کے گُل کھلنے لگے

آپؐ کے آنے سے پہلے کا عرب ایسا تھا
رہنما قوم کا انصاف سے بے بہرا تھا
خاکِ میخانہ سے میخوار کا دل میلا تھا
خوابِ غفلت میں ہر انسان پڑا سوتا تھا

اس طرح کھل اُٹھے جب آپؐ نگہدار آئے
جس طرح اجڑے گلستاں میں بہار آجائے

فرش پر سلطنتِ عرش کے والی آئے
لے کے مالک سے دل ہمّتِ عالی آئے
مظہر و جلوہ گرِ شانِ جلالی آئے
یہ خبر عام ہوئی باغ کے مالی آئے

چمنِ دہر کی ہر شاخ ثمر دار ہوئی
ہر کلی پھول بنی پھول سے گلزار ہوئی

روشنی آپؐ کی ظلماتِ جہاں پر چمکی
شام و ہسپانیہ و ترکستاں پر چمکی
پہلے ایران پہ پھر ہندوستاں پر چمکی
جاہل انسان کے اوہام و گماں پر چمکی

وہ قمر آپؐ ہی ہیں جس نے یہ انوار دیے
جس کی پہلی ہی کرن نے ہمیں سو پیار دیے

اے رسولؐ آپ کو اللہ کی رحمت کی قسم
عشقِ اللہ کی، اثباتِ نبوتؐ کی قسم!
دلِ معصوم کی، میراثِ رسالتؐ کی قسم
نورِ دیں، نورِ ہدا، نورِ طہارت کی قسم

زیست کے راز کو انسان پہ افشا کر دیں!
اہلِ دل کو حق و باطل سے شناسا کر دیں

ولادتِ رسولؐ

(قبل از ولادتِ رسول)

زمیں پہ روشنی نہیں فلک پہ روشنی نہیں
سبب ضرور اس کا ہے کسی کو آگہی نہیں

محبّتیں کہیں نہیں، عداوتوں کا زور ہے
اذیّتوں کا زور ہے، ضلالتوں کا زور ہے

نہ غنچے میں چٹک کہیں نہ پھول عطر بیز ہے
خزاں کے ظلم و جور سے بہار نالہ ریز ہے

ترتیب

رباعی	صفحہ ۴
پیش لفظ	۵
قطعہ (حمدیہ)	۷
نورُ ہی نورُ	۸
رباعیات	۹
قطعات	۱۰
قطعات (نعتیہ)	۱۵
عید میلاد النبیؐ	۲۰
نعت	۲۳
ولادتِ رسولؐ (قبل از ولادتِ رسولؐ)	۲۷
ولادتِ رسولؐ (یوم ولادتِ رسولؐ)	۳۰
میلادِ رسولؐ	۳۳
نعتیہ غزل	۳۶
نعتیہ غزل	۳۸
اے امامِ زندگی	۴۰
نعتِ رسولؐ	۴۳

وہ دوستی کی محفلیں وہ آشتی کی محفلیں
اُجڑ کے رہ گئی ہیں اب یہ زندگی کی محفلیں

نہ غم کردوں کی ہے کمی نہ مے کردوں کی ہے کمی
مصیبتیں ہزار ہیں مسرّتوں کی ہے کمی

سب اپنے اپنے تنگ دل قبیلوں میں بٹے ہوئے
ہیں سب کے دل عداوتوں کے زہر سے پھٹے ہوئے

کسی نے اُٹھ کے لذّتوں سے دامن اپنا بھر لیا
کسی نے تیرِ عیش سے جگر میں چھید کر لیا

تصورِ حیات ہے غم واَلم کی گود میں
اَبد کی نیند سو چلا بشر عدم کی گود میں

ادب کی خامکاریاں نظر کی خامکاریاں
غرض شمار کیا کریں بشر کی خامکاریاں

زمانہ ہو گیا اِسی ڈگر پہ کائنات ہے!
اندھیری رات ہے یہاں وہاں اندھیری رات ہے

یومِ ولادتِ رسولؐ

مگر یہ آج کیا ہوا کہ ظلمتیں ہی چھٹ گئیں
بساطِ غم اُلٹ گئی، مصیبتیں پلٹ گئیں

مگر یہ آج کیا ہوا سکوں سا دل کو ہو گیا
کہاں گئیں رعونتیں، کہاں غرور سو گیا

مگر یہ آج کیا ہوا، ہوا میں گُدگدی سی ہے
سموم کا اثر نہیں، فضا میں زندگی سی ہے

مگر یہ آج کیا ہوا، حیات راس آ گئی
خرد جو دل سے دُور تھی پلٹ کے پاس آ گئی

مگر یہ آج کیا ہوا طبیعتوں میں ڈر نہیں
کسی بھی کاروبار میں حسود کا گزر نہیں

مگر یہ آج کیا ہوا بشر بنے کھڑے ہیں سب
جہالتوں کے دَور کے خُدا اکھڑ گئے ہیں سب!

مگر یہ آج کیا ہوا کہ ضَو سے زیست بھر گئی
ضیائے مہر بندگی ہر اک طرف بکھر گئی

یہ سب کو ایک جان سا بنا لیا گیا ہے کیوں
یہ سب کو ایک تار میں پرو دیا گیا ہے کیوں

رگِ حیات میں یہ کیا قرار سا اُتر گیا

چمن کا رنگ رنیلے فضا میں کیسا بھر گیا

شگفتہ ہے کلی کلی حسین پھول پھول ہے

یہ روز بے مثال ہے ولادتِ رسولؐ ہے

میلادِ رسولؐ

اگرچہ سہل نہیں مجھ سے میتنذی کے لیے

خلوصِ دل سے مگر کچھ کہوں نبیؐ کے لیے

ہزاروں عیش ہیں ترک آج کی خوشی کے لیے

سرورِ عام ہوا مفلس و غنی کے لیے!

مثال سامنے ہے عشقِ ایزدی کے لیے

جواب سامنے ہے حُسنِ زندگی کے لیے

نِدا یہ آنے لگی ہے ہر آدمی کے لیے

بڑھاؤ ہاتھ بس اب صلح و آشتی کے لیے

پیام لائی صبا یہ کلی کلی کے لیے

چٹک کے کھول بھی دے آنکھ دو گھڑی کے لیے

تڑپ گئے علماء اس جمالِ فطرت پر

جلال وقف ہے لفظِ محمدیؐ کے لیے

وقارِ علم و ادب واسطے محمدؐ کے

نزولِ حکمِ خدا عظمتِ نبیؐ کے لیے

نہیں ہے فکر کہ تاریکیاں اُمڈ آئیں

چراغِ خانۂ کعبہ ہے روشنی کے لیے

زمانہ ہوگیا آمادۂ سجدہ ریزی پر
کہ سر رہا ہی نہیں اذنِ خودسری کے لیے

یہ رات دن کے تردّد کی کیا ضرورت ہے
کتاب کافی ہے انساں کو آگہی کے لیے

خزینہ آپؐ ہیں صد شادی و تلطّف کا
سفینہ آپؐ ہیں دریائے سرمدی کیلیے

نعتیہ غزل

ساکھ میخانۂ احمدؐ کی ہے کتنی اچھی
جام اچھے ہیں، خُم اچھے ہیں، صراحی اچھی

ناخُدا جس پہ فدا ہے، وہ محمدؐ کا ہے نام
جس پہ دیندار چڑھا ہے وہی کشتی اچھی

جام و مینا سے نہیں ہم کو سروکار مگر
آپؐ کے نام پہ آجائے تو مستی اچھی

اُسوۂ شاہِ رُسلؐ کا جو ہوا دیوانہ
اُس نے بنیاد طریقت کی اُٹھائی اچھی

دین اسلام ہوا اور محمدؐ ہادی

وحی یہ اُتری کہ دونوں میں نبھے گی اچھی

واسطے آپؐ کے جھیلوں تو ستم بھی اچھا

عشق میں آپؐ کے آئے تو بلا بھی اچھی

کوئی مسلک ہی نہیں سیرتِ حضرتؐ کے سوا

نیک، مقبول، خوش اسلوب، انوکھی، اچھی

کہہ گئے راہِ محمدؐ سے گزرنے والے

آپؐ ہوں جس کی طرف بات اُسی کی اچھی

نعت کے بدلے رضاؔ آج سنائی جو غزل

واقعی یہ تمہیں میلاد میں سوجھی اچھی

رباعی

جو شعر کہا لبِ طہارت سے کہا
جی جان سے، احترام و عزّت سے کہا
ہے قابلِ درگزر غلط بھی میرا
جو کچھ بھی کہا مَیں نے محبّت سے کہا

نعتیہ غزل

بزمِ احمدؐ کو جو چھو کر بھی ضیا آتی ہے

شبِ دیجور میں سو شمعیں جلا آتی ہے

نہ نماز آتی ہے مجھ کو نہ دعا آتی ہے

میرے ہونٹوں سے مگر حق کی صدا آتی ہے

بزمِ میلاد کا یہ کم تو نہیں ہے اعجاز

کہ یہاں یکم سہی۔ آوازِ رضا آتی ہے

زخمِ دل کھولے ہی رکھنا کہ اسی کھڑکی سے

دشتِ یثرب کی وہ مستانی ہوا آتی ہے

کیسے میلاد پہ برسیں نہ خوشی کے آنسو

یہ دن آتا ہے تو رحمت کی گھٹا آتی ہے

آپؐ کا آنا تھا اُس شمع کا جلنا جس سے

روشنی نیّرِ تاباں سے سوا آتی ہے

ہم کو جنّت کی رُتوں کی نہیں پروا کہ اِدھر

ابر مکّے سے مدینے سے صبا آتی ہے

کیوں رضاؔ بزم میں آئے، اُسے کیا آنا ہے

نعت کہہ آتی ہے شاید وہ بھی کیا آتی ہے

اے امامِ زندگی

عرش سے لائے پیمبرؐ وہ پیامِ زندگی
بڑھ گیا جس سے وقار و احترامِ زندگی

قلبِ انساں سے نکالا موت کا خوف آپؐ نے
زندگی کو آپؐ نے بخشا مقامِ زندگی

کر گیا غم خانۂ وہم و گماں کو پاش پاش
آپؐ کا وہ نامۂ اللہ نامِ زندگی

اب کہاں بے تابیِ دل ظلمتِ دل اب کہاں
نورِ قرآنی سے ہے لبریز جامِ زندگی

ارض پر جب سے کلامِ پاک کا چرچا ہوا

عرش پر پہنچا ہے اُس دن سے خرامِ زندگی

زیستِ آزاد کی لذّت عطا کی آپؐ نے

ورنہ رہتے آج تک ہم بھی غلامِ زندگی

آپؐ کی باتوں پہ قرباں آپؐ کے دم پر نثار

کر دیا مایوس دل کو ہمکلامِ زندگی

آپؐ نے ہر پیرِ وِ قرآں کو طاہر کر دیا

اے رسولِ پاکؐ و اطہرؐ اے امامِ زندگی

دین کے بھوکے حدیثوں سے مٹائیں اپنی بھوک

پیاس قرآں سے بجھائیں تشنہ کامِ زندگی!

صبحِ یثرب کا جن آنکھوں نے نظارہ کرلیا

اُن کے حصّے کی کہاں آتی ہے شامِ زندگی

خود عمل کرکے سکھایا ہے نبیؐ نے اے رِضاؔ

خوب سے خوب اچھے سے اچھا نظامِ زندگی

نعتِ رسولؐ

(غزل)

دوست اور دشمن پہ یکساں مہرباں ہیں آپؐ ہی
رہگزارِ زیست میں جوئے رواں ہیں آپؐ ہی

کیوں نہ ملتا ہم زمیں والوں کو منزل کا سُراغ
آسماں پر شاہرہِ کہکشاں ہیں آپؐ ہی

ظلمتِ جادہ میں اندیشہ بھٹک جانے کا کیا
رہنما ہیں آپؐ ہی عزمِ جواں ہیں آپؐ ہی

ظالموں کو آپؐ ہی لاتے ہیں راہِ راست پر
بے کسوں کا چارۂ دردِ نہاں ہیں آپؐ ہی

آنکھ کو جس کی تمنّا، آپؐ ہی کی دید ہے

گوش جس کے منتظر وہ داستاں ہیں آپؐ ہی

وہ خُدا ہی ہے اُتاری وحی جس نے آپؐ پر

جس پہ آیا حرفِ قرآں وہ زباں ہیں آپؐ ہی

ڈوبتے انساں کی نظریں اور کس جانب اُٹھیں

جو لگا دے پار وہ موجِ رواں ہیں آپؐ ہی

بے قراروں کو ہمیشہ آسرا ہے آپؐ کا

رُوحِ دل ہیں آپؐ ہی تسکینِ جاں ہیں آپؐ ہی

طائرِ بے بال و پر، بے آشیاں تُو ہی رضاؔ

اَوجِ پرواز و سکونِ آشیاں ہیں آپؐ ہی

پیش لفظ

"احترام" میرے نعتیہ اشعار کا چھوٹا سا مجموعہ ہے، جس میں چند نعتیں، رباعیاں اور قطعے ہیں۔ تین چار نعتوں کو چھوڑ کر تمام اشعار ۱۹۷۰ء کے پہلے کے ہیں جب میں کینیا، مشرقی افریقہ کے شہر نیروبی میں مقیم تھا۔ آپ کہیں گے "تقریباً ربع صدی کا قیامِ افریقہ اور صرف یہی چند اوراق؟" حقیقت یہ ہے کہ اس سے کم از کم تین گنا نعتیہ کلام، ۱۹۷۰ء میں نقلِ ملک کے دوران میں ضائع ہو گیا لہٰذا میرے اس مجموعے کی ناقابلِ لحاظ ضخامت سے یہ اندازہ کرنا غلط ہوگا کہ صرف منتخب کلام شائع کیا گیا ہے۔ یہاں وہ تمام اشعار نذرِ احباب کیے جا رہے ہیں جو میرے پاس محفوظ رہے۔ انتخاب کی گنجائش ہی نہ تھی۔ یقین ہے کہ کھوٹا کھرا پرکھنے وقت اس حقیقتِ حال کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔

بیشتر اشعار افریقہ خصوصاً نیروبی کے اسی بے تعصب ماحول کی دین ہیں جو ایشیائیوں نے وہاں پیدا کر رکھا تھا۔ یہ بات میری کتاب "بہارِ اُردو گلشنِ مشرقی افریقہ میں" مطبوعہ ۱۹۹۲ء میں تفصیل کے ساتھ پیش کی جا چکی ہے۔

اس کتابچے کا بہت سا کلام میری کتاب "اُجالے" کے بابِ رسالتؐ کے تحت ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا تھا۔ اس لیے اسے "اُجالے" کے

"بابِ رسالت ۲" کا (اضافوں کے ساتھ) دوسرا ایڈیشن کہا جا سکتا ہے۔
تمنّا ہے میرا یہ حقیر سا مجموعہ جس پر میرا دل و جاں نثار ہے، قاری کے لیے باعثِ تسکینِ دل و جاں ہو۔

کالی داس گپتا رضا
۲۵ اگست ۱۹۹۷ء

۴۳ اے۔ جبل درشن
نے پی این سی روڈ
ممبئی ۳۶ ۴۰۰۰

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

قطعہ (حمدیہ)

سارے حرفوں میں تیری پرچھائیں
ساری پرچھائیوں میں تو ہی تو!
خاروخس میں تری ہی جلوہ گری
پھول پتّے میں تیری ہی خوشبو

نورٗ ہی نورٗ

دیکھا ہے دل کی آنکھ سے ہم نے یہ بارہا
نُورِ رسولؐ نُورِ خدا سے جُدا نہیں